یہ تحقیقی مقالہ پانچ ابواب، ایک ماحصل اور ضمیمہ پر مشتمل ہے۔ پہلے باب میں فلسفہ کا مفہوم، اس کی اہم شاخوں اور بنیادی موضوعات کی وضاحت، ان کی آسان فہم تعریفیں درج کر کے کی گئی ہے۔ مقصد اس باب کا یہ ہے کہ فلسفیانہ کتب کا جائزہ

لینے سے قبل کچھ اہم فلسفیانہ موضوعات کا مفہوم واضح ہو جائے تا کہ ان کے تحت کتب کے تعارف اور جائزے میں متعلقہ کتاب کا موضوع سمجھنے میں آسانی رہے۔ اس پہلے باب میں یونانی اصطلاح ''فلسفہ'' اور قرآنی اصطلاح ''الحکمۃ'' کا مختصر تقابلی جائزہ بھی ہے کیونکہ اکثر مفکرین ''فلسفہ'' اور ''الحکمۃ'' کو مترادف اصطلاحات قرار دیتے ہیں۔ اس ضمن میں ''الحکمۃ''، ''تدبر''، ''تعقل'' اور ''تفکر'' کی اصطلاحات کے قرآنی حوالے بھی حواشی میں دیئے گئے ہیں۔ اس حوالے سے یہ ذہن نشین رکھا جائے کہ ان آیات کو قرآن پاک میں دیکھتے ہوئے قرآن حکیم کے ان نسخوں کو مدنظر رکھا جائے جن میں ''تسمیہ'' کو سورۃ کی پہلی آیت کے طور پر شامل نہیں کیا جاتا۔ مزید یہ کہ پہلے سورۃ کا نمبر پھر آیت نمبر درج ہے مثلاً اگر سورۃ البقرہ کی تیرہویں (۱۳) آیت کا حوالہ ہے تو اسے یوں لکھا گیا ہے (۲:۱۳) یعنی دوسری سورۃ اور تیرہویں آیت۔ فلسفہ کا مفہوم، اس کی بنیادی شاخوں اور اہم موضوعات کی تعریف خالصتاً فلسفیانہ نہیں بلکہ سادہ اور سلیس انداز میں بیان کی گئی ہے تا کہ طلبہ و عام قارئین کیلئے ان کی تفہیم میں آسانی رہے۔ اس حوالے سے ان فلسفیانہ موضوعات کو ترجیح دی گئی ہے جن پر اردو میں کتب موجود ہیں۔ میرا شعبہ فلسفہ نہیں اس لئے فلسفیانہ موضوعات کی وضاحت اور تشریح و توضیح میں غلطی کا احتمال اور اختلاف و بہتری کی گنجائش موجود ہے۔

بقیہ چار ابواب، دوم تا پنجم میں کتب کا جائزہ اور تعارف ہے۔ ان چار ابواب میں مجموعی طور پر ۲۶۶ کتب کا جائزہ لیا گیا ہے جن میں سے کچھ کتابیں کئی کئی جلدوں پر مشتمل ہیں۔ دوسرے باب ''انگریزی اور دیگر مغربی زبانوں سے فلسفیانہ تراجم'' کے چار حصے ہیں۔ حصہ (ا) میں قدیم یونانی اور جدید مغربی فلسفہ اور فلسفیوں سے متعلق انگریزی کتب کے اردو تراجم کا تعارف و جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ حصہ (ب) میں فلسفۂ اسلام اور مسلم فلسفیوں سے متعلق انگریزی کتب نیز مسلمان مفکرین کی انگریزی کتب کے اردو تراجم کا جائزہ لیا گیا ہے۔ حصہ (ج) میں مشرقی فلسفہ جس میں ایرانی (قبل از اسلام)، ہندی اور دیگر مشرقی فلسفہ سے متعلق انگریزی کتب کا تجزیہ کیا گیا ہے۔ حصہ (د) میں دیگر مغربی زبانوں مثلاً جرمن، فرانسیسی اور روسی زبان سے اردو میں ہونے والے فلسفیانہ تراجم کو تلاش کرنے کی سعی کی گئی اور اس ضمن میں جو کچھ میسر آ سکا اس کا تعارف و جائزہ پیش کر دیا گیا ہے۔ اس ضمن میں پیش آنے والے مسائل اور اہم باتوں کا ذکر ہر باب کے آخر میں 'اجمالی جائزہ'' میں کر دیا گیا ہے اس لئے یہاں ان کی تفصیل تحصیلِ حاصل ہوگی۔

تیسرے باب ''عربی، فارسی اور دیگر مشرقی زبانوں سے فلسفیانہ تراجم'' کے بھی دو حصے ہیں۔ حصہ (ا) میں عربی زبان سے اردو میں ہونے والے مسلمان حکماء کے تراجم کا جائزہ ہے۔ اس میں قدیم و جدید، عرب و غیر عرب مسلم حکماء کی عربی کتب شامل ہیں۔ حصہ (ب) میں فارسی اور ہندی و سنسکرت سے تراجم کا جائزہ لیا گیا ہے۔

چوتھا باب ''فلسفیانہ موضوعات پر تنقیدی و توضیحی اور درسی کتب'' چار حصوں پر مشتمل ہے۔ حصہ (ا) میں فلسفۂ مغرب اور مغربی فلسفیوں سے متعلق تنقیدی و توضیحی کتب شامل ہیں۔ حصہ (ب) میں فلسفۂ اسلام اور مسلم مفکرین کے افکار سے متعلق تنقید و توضیحی کتب کا جائزہ لیا گیا۔ حصہ (ج) میں مشرقی فلسفہ، ایرانی اور ہندی فلسفہ پر تنقیدی و توضیحی کتب شامل ہیں۔ حصہ (د) میں کچھ تخصیص ہے کہ اس میں تین اہم مسلمان شعراء اقبال، رومی اور غالب کے فلسفہ پر نمائندہ کتب کو جائزے کے لئے شامل کیا گیا

ہے۔اس حوالے سے ایک بات کی وضاحت کردوں کہ اس چوتھے باب کے تیسرے حصے (ج) میں ایرانی فلسفی ملاصدرا کے فلسفے پر ایک کتاب کا جائزہ ہے جو اصولاً فلسفۂ اسلام اور مسلمان فلاسفہ کے حصے یعنی اسی باب کے حصہ (ا) میں شامل ہونا چاہیے لیکن چونکہ ان کی شہرت ایرانی فلسفی کی حیثیت سے ہے نہ کہ عرب فلسفی کے طور پر، اسی لئے انہیں ایرانی فلسفہ اور فلسفیوں کے ذیل میں رکھا گیا ہے۔اس ضمن میں بحث کی گنجائش ہے۔

پانچواں اور آخری باب ''فلسفیانہ موضوعات پر طبع زاد کتب'' کے عنوان سے ہے اور دو حصوں میں منقسم ہے۔ حصہ (ا) میں خدا، قرآن اور اسلام کے بنیادی عقائد کی عقلی توجیہہ کے حوالے سے طبع زاد کتب کا جائزہ شامل ہے۔ان کو طبع زاد اس لئے کہا گیا کہ ان کتب میں فاضل مصنفین نے خدا، قرآن اور بنیادی اسلامی عقائد کی حقانیت کو اپنے نظامِ عقل پر مبنی ذاتی نقطۂ نظر سے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔اس حوالے سے ایک اور بات بھی واضح کرنا چاہوں گا کہ ایسے موضوعات پر بے شمار کتب لکھی گئیں لیکن اس مقالے میں ان کتابوں کو ترجیح دی گئی جو خالصتاً عقلی بالفاظ دیگر فلسفیانہ تصورات کی روشنی میں تصنیف کی گئیں۔ حصہ (ب) میں فلسفہ کے موضوعات، علمی مسائل اور جدید فکری رجحانات پر لکھی گئی کتب شامل ہیں۔ یہ تنقیدی و توضیحی کتب سے الگ حیثیت کی حامل ہیں، وہ اس لئے کہ ان میں مصنفین نے ان موضوعات پر اپنے خیالات و افکار بیان کئے ہیں، کسی کے افکار کی تشریح و توضیح نہیں کی۔ جیسا کہ اوپر بھی ذکر کیا گیا کہ کتابوں کے جائزے کے حوالے سے ہر باب کے آخر میں اس متعلقہ باب کا اجمالی جائزہ پیش کیا گیا ہے اس لئے یہاں اتنی تفصیل کی ضرورت نہیں۔

پانچویں باب کے بعد ''ماحصل'' کے عنوان سے ایک مجموعی جائزہ ہے جس میں اجمالاً فلسفیانہ کتب کے آغاز، ارتقاء اور نتائج پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس کے بعد ''ضمیمہ'' ہے جو پانچ حصوں میں منقسم ہے۔ حصہ (ا) میں انگریزی کتب کے تراجم کی فہرست ہے جس میں فلسفۂ مغرب، مشرق اور اسلام سب سے متعلق انگریزی کتب شامل ہیں۔ حصہ (ب) میں عربی، فارسی، ہندی اور دیگر مشرقی زبانوں سے تراجم کی فہرست شامل ہے۔ حصہ (ج) میں مغربی فلسفہ اور فلسفۂ مشرق (ہندی/غیر اسلامی) سے متعلق تنقیدی و توضیحی کتب کو یکجا کر دیا گیا ہے۔ حصہ (د) میں فلسفۂ اسلام، مسلمان مفکرین بشمول مسلم شعراء پر تنقیدی و توضیحی کتب کی فہارس شامل ہیں۔ حصہ (ر) میں فلسفیانہ موضوعات پر طبع زاد کتب کی فہرستیں شامل ہیں۔ کتابوں کی ان فہرستوں میں کتاب کا اندراج پہلے اور مصنف و مترجم کا نام بعد میں ہے۔

کتابوں کے جائزے کے لئے جو طریقہ کار اختیار کیا گیا ہے اس کے متعلق کچھ باتوں کی وضاحت ضروری ہے۔ سب سے پہلے یہ کہ ہر کتاب کے نام کے اوپر بائیں طرف اس لائبریری کا نام درج ہے جہاں مذکورہ کتاب موجود ہے۔ بہت سی کتابیں ایسی ہیں جو بہت سی لائبریریوں میں موجود ہیں لیکن اس لائبریری کے نام کو ترجیح دی گئی ہے جہاں تک عام قارئین کی رسائی آسان ہے۔ اس لئے کچھ غیر منظم اور پرانی لائبریریوں کا نام ارادتاً درج نہیں کیا گیا جن میں کتاب تک پہنچنا قدرے مشکل ہے لیکن اگر کسی کتاب کا صرف ایک ہی نسخہ ہے اور وہ ایسی ہی کسی لائبریری میں ہے تو پھر اُس متعلقہ لائبریری کا نام درج کر دیا گیا ہے۔ کتابوں کے نمبر شمار کے سلسلے میں مجموعی ترتیب ہی ملحوظ رکھی گئی ہے یعنی کتابوں کا نمبر شمار ہر باب کا الگ نہیں بلکہ پہلی سے لے

کر آخری کتاب تک ایک ہی ترتیب سے ہے۔ اس کے بعد کتاب کا عنوان اور پھر مصنف کا نام ہے۔ اگر کتاب ترجمہ شدہ ہے تو پھر کتاب کے مترجم کا نام اور اس کے بعد کتاب کی اشاعت کی تفصیل ہے جس میں شہر کے ساتھ ساتھ ملک کا نام بھی درج کیا گیا ہے۔ اگر کتاب ترجمہ شدہ ہے تو اس کے اصل ماخذ یعنی کتاب کے اصل عنوان اور مصنف کے نام کو درمیان میں لائن لگا کر اس کے سامنے درج کیا گیا ہے۔ اس ضمن میں مزید باتیں متعلقہ ابواب کے آخر میں ''اجمالی جائزہ'' میں بیان کر دی گئی ہیں۔ ہر کتاب کے کل ابواب اور کل صفحات کو بھی درج کیا گیا ہے۔ استاد محترم ڈاکٹر وحید قریشی مرحوم کی یہ رائے تھی کہ ہر کتاب کی فہرست ابواب (Table of Content) بھی ساتھ درج کی جائے۔ لیکن جب ان کو درج کر کے دیکھا گیا تو مقررہ قواعد و ضوابط کے حوالے سے یہ مفید مشورہ ناقابل عمل نظر آیا۔

اس کے بعد ''موضوع'' کے عنوان سے متعلقہ کتاب کے موضوع کا تعارف پیش کیا گیا ہے اور یہ واضح کرنے کی کوشش کی ہے کہ یہ کتاب فلسفہ کی کس شاخ اور موضوع سے متعلق ہے۔ اس ضمن میں مصنف، مترجم یا کسی اور صاحب کی طرف سے کتاب کے تعارف، دیباچے یا مقدمے سے مختصر اقتباس درج کرنے کو ترجیح دی گئی ہے تاکہ موضوع بالکل واضح ہو جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ کتابوں کے ''فلیپ'' پر درج تحریروں سے بھی مدد لی گئی ہے لیکن جہاں کہیں یہ تمام چیزیں میسر نہیں وہاں پر اپنی ناقص رائے پر ہی انحصار کرنا پڑا ہے۔ موضوع کے بعد زبان کا مختصر جائزہ لیا گیا ہے۔ اس جائزے میں زبان کی مجموعی خصوصیات کو مختصر الفاظ میں بیان کیا گیا ہے، اس حوالے سے کچھ مخصوص اصطلاحات استعمال کی گئی ہیں مثلاً سادگی، سلاست، رواں، براہ راست، قطعی، قطعیت، فصاحت، بلاغت، شستہ، شستگی، شگفتگی، قابل فہم، آسان فہم، دقیق، گنجلک، پیچیدہ، ادق، دور از کار، ناقابل فہم وغیرہ وغیرہ۔ کچھ باتیں املا، کتابت کے حوالے سے بھی بیان کی گئی ہیں۔ آخر میں ہر کتاب سے زبان کے نمونے کے طور پر ایک مختصر اقتباس درج کیا گیا ہے تاکہ اس کتاب کی زبان کے متعلق تھوڑا بہت اندازہ ہو سکے۔